www.novelsclubb.com
دنگل
جمیلہ نواب
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

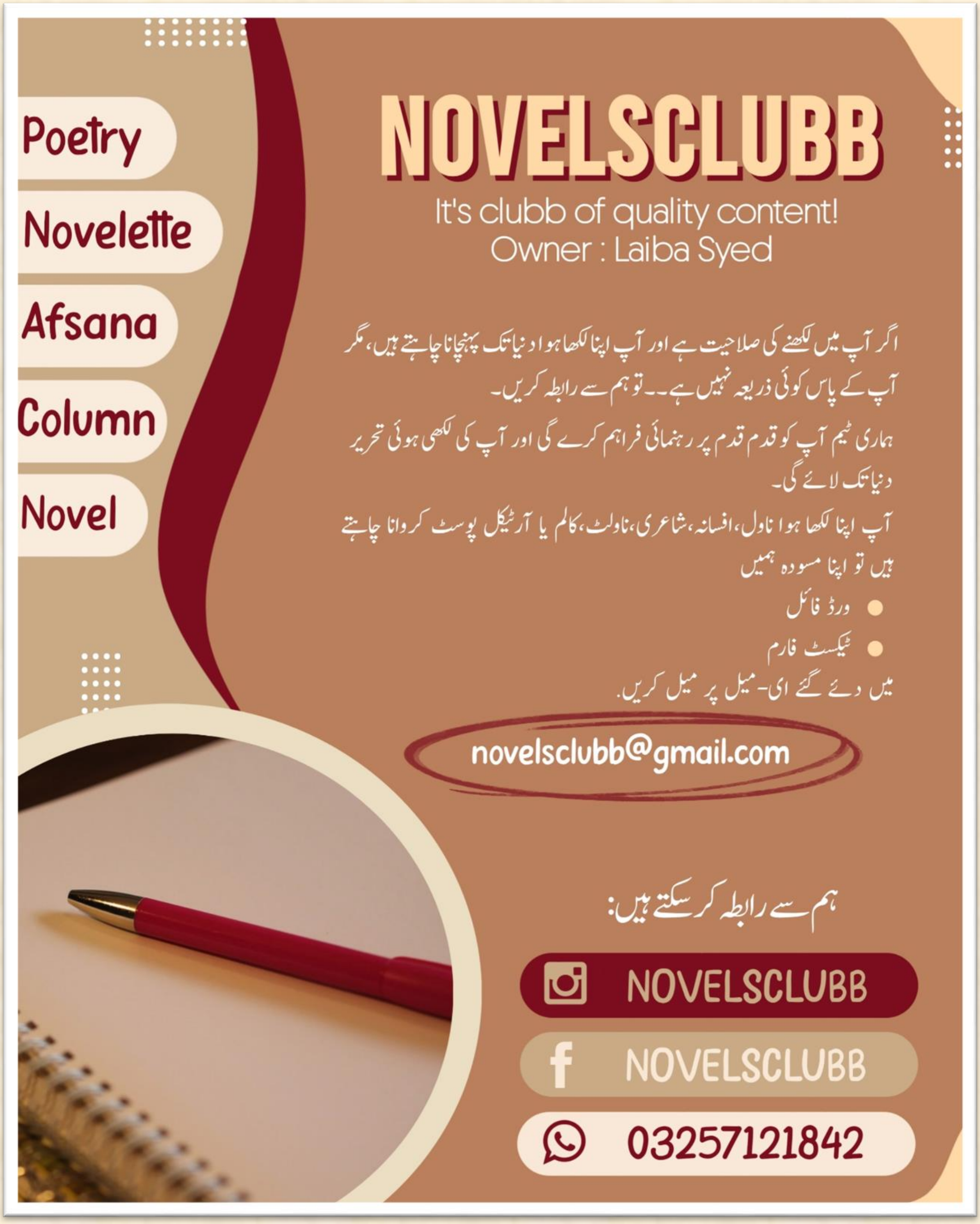

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای- میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

دنگل

از قلم

جمیلہ نواب

Clubb of Quality Content!

شمشاد؟؟؟؟

گینڈی عورت اٹھ جا۔۔بچوں کو بھوک لگی ہے کھانا دے دے ان کو مجھے چاٹ چاٹ کر کھا جائے گے یہ تیرے پلے۔۔۔۔

ساس صاحب اپنی شکل مزید بگاڑ کر شمشاد (بہو) پر چڑھائی کرنے کا سنہری موقع پا کر چیخنا شروع ہوئی تھیں

شمشاد نے اپنے 150kg کے وجود کو ہلکی سی جنبش دی تھی اور 50kg کی ایک ٹانگ بمشکل ہلائی تھی جس سے سر میں موجود جوؤں میں بھی سنسنی پیدا ہوئی تھی جن کو فلحال شمشاد نے اپنے حال پر چھوڑ دیا تھا

"اماں اگر 50 روٹیاں بنادو گی آج اپنے ان چار پوتوں اور دو پوتیوں کو تو قیامت نہیں آجائے گی۔۔۔اتنی آسانی سے آنکھ لگی تھی میری سوچا تھا آج اپنے سابقہ خراٹوں کے سارے ریکارڈ توڑ دوں گی مگر نہیں جس کی آپ جیسی پھپھے کٹنی ساس ہو وہ کہاں دس گھنٹے سے زیادہ سو سکتا ہے"

Clubb of Quality Content

شمشاد نے لیٹے لیٹے آنکھیں موندیں یہ جوابی حملہ کیا تھا جس پر ساس نے اپنی شکل کا ایسا زاویہ بنایا کہ اگر کوئی بچہ دیکھ لے تو اس کی ناف نکل جائے۔۔۔

"آئے ہائے آج آلے وٹو۔۔۔۔۔سب سب بتاؤں گی۔۔۔"

ساس نے دھمکی دے کر شمشاد کی طرف دیکھا تھا جس کا اثر پیناڈول ایکسٹرا کی طرح فوری ہوا تھا وہ چارپائی سے اٹھنا شروع ہوئی تھی پورا آدھا گھنٹہ لگا کر شمشاد بیٹھنے میں کامیاب ہو گئی تھی چارپائی کی چی چراں کی فلک شگاف آوازیں وہاں موجود بچوں اور ساس صاحب کے کانوں کے پردے پھاڑ رہی تھیں وہ سب کانوں پر ہاتھ رکھ کر شمشاد کی طرف دیکھ رہے تھے جس کا چلنا اب زمین میں تھرتھراہٹ پیدا کرنے والا تھا بچوں نے سہم کر ایک دوسرے کو پکڑ لیا تھا

شمشاد ہمیشہ اسی دھمکی پر اٹھ جایا کرتی تھی

وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی سینے پر دونوں ہاتھوں کے مکے بنا بنا کر مارتی ہوئی کچن میں گئی تھی اس نے غصے سے یہ بڑی بڑی روٹی بنانا شروع کی تھی

بچوں نے دادی کی طرف دیکھ کر تھمبز اپ اور وکٹری کا سائن بنایا تھا جس پر دادی نے اپنے دانتوں سے پاک منہ کی نمائش کی تھی۔۔۔

"آکر روٹی کھالو ڈیش بچوں۔۔۔۔۔ کھا مر لو۔۔۔۔"

ہر بچہ خوشی سے زمین پر قلا بازیاں مارتا کچن کی طرف بھاگا تھا ہر بچہ لگ بھگ 50kg pr تھا ایسا لگ رہا تھا نایاب نسل کے پانڈوں کی ریس چل رہی ہے۔۔۔

ان کی دوڑ سے جو تیز ہوا پیدا ہوئی تھی بیچاری دادی کو اپنی چار پائی کو دونوں ہاتھوں سے پکڑنا پڑا تھا بصورت دیگر ان کے ہوا میں معلق ہونے کے قوی امکان تھے۔۔۔

Clubb of Quality Content!

شام کا وقت تھا کالی گھٹا چھائی ہوئی تھی تیز آندھی چلنے لگی تھی بارش کسی بھی وقت آسکتی تھی

پریہان، مرحہ، شاہ، نبراس، جیزل اور غزلان۔۔۔۔۔ شمشاد نے ایک ہی سانس میں اپنی گینڈہ فورس کو پکارہ تھا

"آخری بار پوچھ رہی ہوں تم لوگوں نے آج سونا ہے کہ نہیں؟؟؟"

"سارا دن روٹیاں پکا پکا کر میری نازک ہاتھوں میں درد ہو جاتا ہے اس وقت تھوڑا سا وقت ملتا ہے تم وہ آپس میں دنگل لگا کر گزار دیتے ہو۔۔۔اب سو جاؤ ورنہ میں کالی دھوتی والے بابے کو بلالوں گی وہ سالم کھا جائے گا تم سب کو غڑوچ کر کے۔۔"

شمشاد بچوں کو دھمکا رہی تھی جس پر بچے سہم کر اثبات میں سر ہلا رہے تھے شمشاد کے دو کلو میٹر پر محیط چہرے پر چمک نمایاں تھی

"شمسی؟؟؟؟"

غزلان ہمت کر کے بولا تھا جس پر شمشاد نے اس کی طرف خون خوار نظروں سے دیکھا تھا

"شمسی تم ہمیں روز جلدی کیوں سلاتی ہو خود تم وٹو صاحب کے ساتھ رات گئے تک خوش گپیاں کرتی اکثر پائی جاتی ہو پھر ہمیں کیوں نہیں آپس میں کھیلنے دیتی؟؟؟"

نولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیا ہمارے سینے میں دل نہیں ہے ماں۔۔۔"

اس بات پر ساس صاحبہ نے دل ہی دل میں اپنے ہاتھی کے بچے کو داد سے نوازا تھا اور شمسی اس بات پر مسٹر بین کی طرح منہ پر ہاتھ رکھ کر کھی کھی کر کے ہنسی تھی

"سڑتے رہو گے تم اور تمہاری دادی مجھ سے اور وٹو صاحب سے اب سونا ہے کہ بلاؤں بابے کو؟؟؟"

بچے اب خوفزدہ ہو کر کسی گوشت کے ڈھیر کی طرح ڈھیر ہو گئے تھے شمسی ساس کے پاس آ کر بیٹھی تھی

"شمسی موسم خراب ہے وٹو ابھی تک نہیں آیا"

"اماں آجائیں گے میں ذرا بن سنور لوں۔۔"

شمشاد نے 5kg کے چہرے پر جوؤں کی سلائڈ (لٹ)

کو گھوماتے ہوئے شرما کر کہا تھا جس پر ساس کا دل جل کر خاکستر ہوا تھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یا اللہ میرا شی جوان پُتر جلد از جلد گھر واپس آ جائے"

اسی وقت دروازے پر کوئی چیز زور سے ٹکرائی تھی

لگتا ہے وہ آ گئے ہیں شمشاد نے اپنے ایک ایک پاؤ کے ہونٹوں کو لال لپ سٹیک سے رنگتے ہوئے خوشی سے کہا تھا وہ باوجود کوشش کے بھی دس منٹ سے پہلے دروازے پر نہیں پہنچ پائی تھی۔۔۔

"میرا وٹو۔۔۔۔۔۔ میری زندگی۔۔۔"

مگر دوسری طرف سے مکمل خاموشی تھی وہ وٹو کے ہمراہ اندر آئی تھی

"یہ اس وقت کس کا بچہ اٹھا لائی ہو بہو؟؟؟"

"آپ کا بیٹا ہے اماں بارش اور تیز آندھی میں بیہوش ہو گیا ہے۔۔۔ لگتا ہے آج ہوا نے ڈراپ کیا ہے ان کو گھر وہ تین فٹی وٹو صاحب کو اپنے ایک پٹ پر بیٹھا کر ہوش میں لانے کی کوشش کر رہی تھی مگر بے سُدھ۔۔۔۔

اس دوران ساس جیسی شکلیں بنا رہی تھی شمسی کا دل کر رہا تھا اس کے سر پہ آگ لگا کر مشعل بنا کر کسی سیاہ غار کو روشنی بخش دے۔۔۔

🌲🌲🌲🌲🌲🌲-

"شمسی۔۔۔۔۔ شمسی۔۔۔۔۔مائی لائف۔۔۔۔۔مائی ہیلدھی وائف"

وٹو صاحب جو کے جھلو نگی میں بیہوشی کی حالت میں نیند پوری کر رہے تھے آہستہ آہستہ زیر لب بڑبڑائے تھے ان کو جھولا جھولانے کا کام پر یہان اور جیزل کو دیا گیا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وٹو صاحب ہوش میں آرہے ہیں شمسی۔۔۔پر یہان نے جیزل کو بھاگ کر بلانے بھیجا تھا

آئے دن اسٹور میں چوہے چیزیں کتر رہے تھے جن سے شمسی سخت تنگ تھی وہ چوہے کے لئے کڑکی لگائے اس کے اس میں پھنسنے کی منتظر دروازے کے پیچھے سے چہرے پر مسکراہٹ

لئے کھڑی تھی وہ ایک کڑ کی پیٹی کے نیچے بھی لگا کر آئی تھی جیزل کے بتانے پر وہ تیزی سے آٹھ منٹ میں وٹو صاحب کے پاس پہنچی تھی آج وہ دو منٹ پہلے پہنچی تھی

"چلو بچوں تم لوگ اب باہر جاؤ۔۔۔"

شمسی نے بے شرمی کا اپنا پرانا ریکارڈ توڑ کر شرماتے ہوئے کہا تھا جس پر وٹو صاحب جھولے میں ہی اپنا چہرہ چھپا گئے تھے

"ویسے شمسی ہمیں ناولز میں جتنا بے حیا بنایا جاتا ہے تم تو ہم سے بھی چار ہاتھ آگے ہو۔۔۔"

شاہ نے کمرے میں آکر اپنی زبان ٹھنڈی کی تھی

جس پر شمسی نے فخر سے اپنا ناموجود کالر کھینچا تھا۔۔۔

"شاہ تم بس لوفر ہی رہنا۔۔۔۔"

شاہ نے اپنی تعریف پر قلا بازی ماری تھی اس کے دیکھا دیکھی پر یہان اور جیزل بھی قلا بازیاں مارتے کمرے سے باہر نکلے تھے

"میرے ریچھ۔۔۔"

شمسی نے بے اختیار ان کو جاتے دیکھ کر کہا تھا دروازہ بند ہونے کی آواز پر شمسی وٹو کو جھولا دیتی پیار سے قریب آئی تھی

"شمسی۔۔۔۔ تم ہی میری آخری محبت ہو۔۔۔ میں نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر۔۔۔۔ بس مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔ میں مرنا نہیں چاہتا"

اس بات پر فرط جزبات میں غرق پگلی شمسی نے جھولا تیز کیا تھا جس سے جھولے کا دوپٹہ پھٹا اور وٹو صاحب چارپائی کی حدود عبور کرتے ہوئے پیٹی کے نیچے جا گھسے تھے۔۔۔

وٹو صاحب۔۔۔ کچھ اور کہیے نا۔۔۔ بس آپ بولتے رہیں۔۔۔۔"

"مجھے خود سے دور مت کرو شمسی میں مر جاؤں گا جاناں۔۔۔"

وٹو صاحب کی آواز پیٹی کے نیچے سے برابر آئی تھی۔۔۔

"ویسے ہی تو نہیں کہتے پھرتے سب۔۔۔۔۔میرے پیارے وٹو۔۔۔۔"

"کیا کہتے ہیں سب شمسی؟؟؟"

"محبت بھول ہے جاناں"

شمسی نے اپنا ناخن صاف کر کے اس کا سرا چبا کر تھوکتے ہوئے کہا تھا وہ دوسرے ہاتھ سے جھولا برابر ہلا رہی تھی

"کڑک"

کی آواز پر وٹو صاحب کی چیخ سنائی دی تھی پیٹی کے نیچے موجود کڑیکی نے ان کی ٹانگ پکڑ لی تھی جس پر وہ چلا کر بولے تھے

"شمسی۔۔۔۔۔مائی لائف۔۔۔۔مائی ہیلد می وائف"

ساس کو فوری طور پر بلایا گیا جنھوں نے گھس کر وٹو کو باہر نکالا اور پھر اس درد سے آزادی دلوائی...

سچ ہی تو کہتے ہیں ماں جیسا کوئی نہیں۔۔۔

ساس نے شمسی کی اس حرکت پر ایک لیٹیسٹ شکل بنائی تھی۔۔۔

جس پر شمسی کا دل کیا آج ساس کو دروازے کے اوپر ڈنڈے کے ساتھ باندھ کر نظر بٹو کا کام لے لے۔۔۔

شمسی کے سر کے اوپر یک بلبلا بنا تھا جس میں اس نے ساس کو اس گھر کے گیٹ کے اوپر ڈنڈے سے بندھے یہاں وہاں دیکھتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔

شمسی کا بلند قہقہ کمرے میں گونجا تھا جس سے کمرے میں جو وبال مچا تھا بچے کمرے سے باہر قلابازیاں مارتے نکل گئے تھے ساس نے کمرے کا دروازہ پکڑ کر خود کو باہر نکلنے سے بچایا تھا جبکہ وٹو صاحب اس بار خود پیٹی کے نیچے بھاگ کر گھسے تھے۔۔۔اور ایک بار پھر

"کڑک"

کی آواز کمرے میں گونجی تھی۔۔۔

🍄🍄🍄🍄🍄🍄🍄۔

"اماں ؟؟؟"

"ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سونے دے نہ شمسی۔۔۔"

"اماں بچے اسکول چلے گئے ہیں اور وٹو صاحب کام پر میں نے گھر کا کوئی بھی کام نہیں کیا ناہی میں نے کرنا ہے کیوں کہ میں ہڈ حرام ہوں اور فلحال میں جلدی میں ہوں بہت"

شمسی نے ساس کے چہرے کے تاثرات دیکھے بغیر ہی دروازے کا رخ کیا تھا ساس جانتی تھی دس منٹ سے پہلے یہ دروازے تک نہیں پہنچے گی وہ 9 منٹ اونگنے کے بعد اگلے 30 سیکنڈ میں شمسی کے آگے جا کھڑی ہوئی تھیں

ناولز کلب
Club of Quality Content!

"کیا اماں سفید کپڑوں میں پہلے ہی بہت خاص لگ رہی ہو اوپر سے اس طرح بد روح کی طرح اچانک سامنے آگئی ہو تراہ نکال دیا ہے مجھ نازک حسینہ کا۔۔"

شمسی نے دل پر ہاتھ رکھ لیا تھا

"دیکھا پھر میرا کمال شمسی۔۔۔۔ڈونٹ انڈر ایسٹیمیٹ دا پاور آف ساس"

"اچھا اماں اب جانے دو ہٹو آگے سے کھمبہ کیوں بن گئی ہو؟؟ سامنے جو گھر بن رہا ہے ادھر ٹرالا اینٹیں چھوڑنے آیا ہے میں نے لفٹ لینی ہے اس سے جلدی میں ہوں"

وہ آٹے کا خالی گٹو بغل گیر کرتے ہوئے ساس کو ہلکی سی پھونک مار کر پیچھے کرتی ہوئی بولی تھی

"مگر شمسی میری بچی تو اس بھاری وجود کا بوجھ لئے جا کدھر رہی ہے میں وٹو کو کیا منہ دیکھاؤں گی اگر تو مر گئی تو؟؟؟"

اس بات پر شمسی کا موڈ بگڑا تھا

Clubb of Quality Content

"اماں ٹیلر کے پاس جا رہی ہوں میرا ناپ بدل گیا ہے وہ ٹھیک کروانے اور میں کیوں مرنے لگی اس صحت مند جوانی میں بھلا؟؟؟

"جن کی عمر ہو گئی ہے وہ مریں نہ۔۔"

"کیا ہو گیا اب ناپ کو ابھی دو دن پہلے تو دے کر آئی تھی تم؟؟"

"اماں نظر نہیں آتا ڈائٹنگ پر ہوں دو دن سے پتلی ہو گئی ہوں"

شمسی نے ہاتھ کا ڈولہ بنا کر کہا تھا

"اماں ہو گئی ہوں نہ سلم اینڈ سمارٹ؟؟؟"

"کھی کھی کھی۔۔۔"

ساس منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسی تھی

"ہاں ہاں چل جا میرا پتر ٹرا اسٹارٹ کر لیا ہے انہوں نے"

"اوکے اماں جلدی آجاؤں گی"

وہ کہہ کر نکلی تھی

"موٹی۔۔۔۔۔موٹی۔۔۔۔۔مو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ٹی۔۔۔۔۔۔بھینس کہیں کی۔۔۔بلکہ بھینسوں کی بھینس۔۔۔۔ہاں یہ صحیح رہے گا"

ساس نے مرحہ کے بنائے ہوئے سٹاپو پر ٹاپتے ہوئے اس بات سے چسسسسس لی تھی۔۔

ساس پورے گھر میں گدا اڑالتی تصور میں خود کو ہیما مالنی سمجھ رہی تھی۔۔۔

پتہ نہیں ریموٹ کہاں رکھ دیتے ہیں یہ بلڈ وزری کے بچے"

وہ ہم کلامی میں گویا ہوئی تھیں آخر کافی تردد کے بعد وہ مل گیا تھا ساس نے خوشی سے کمر پر دوپٹہ باندھا تھا اپنا من پسند گانا گاتی ہوں

"آکھ لڑی بدو بدی۔۔۔۔۔۔موقع ملے کدی کدی۔۔۔۔کل نئی کسی نے ویکھی ۔۔۔۔۔مزہ لائی آج دا۔۔۔آے ہاے۔۔۔"

وہ اس گانے پر جھومتی پھر رہی تھیں جب غزلان اندر قلا بازی مار کر آیا تھا جس پر دادی نے فوری گانا بند کیا تھا۔۔۔

"دادی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اے کم چنگے نئ۔۔۔۔"

غزلان نے لال آنکھوں سے سر نفی میں ہلاتے کہا تھا

"نہیں پتر وہ میں۔۔۔۔"

"توں اتنے غصے میں ہے کہ آنکھیں ہی لال کرلی ہیں"

"دادی زیادہ امپرس نہ ہو۔۔۔۔یہ آنکھیں غیرت سے لال ہرگز نہیں ہوئی۔۔۔"

"پھر؟؟"

"مجھے ماسٹر جی نے کلاس سے مار کر باہر نکال دیا ہے"

غزلان بیگ اتار کر اب رونے بیٹھ گیا تھا

"مگر کیوں؟؟؟"

دادی کو تسلی ہوئی تھی

"میں بچوں کا لنچ کھاتا پکڑا گیا ہوں"

غزلان نے معصومیت سے شکایت کی تھی جس پر دادی نے اس کی بلائیں لی تھیں

🍴🍴🍴🍴🍴🍴🍴🍴🍴🍴🍴-

#

💛💛💛💛💛💛💛

شمسی برتن دھو رہی تھی جب اس کی ساس کی بہن پولی وہاں آئی تھی اس کی ساس نھنی اس کی آمد پر باغ باغ ہوئی تھی وہ پولی کو فوراً کمرے میں لے گئی تھی

وہ دونوں جتنی قریب ہو کر بیٹھ گئی تھیں ایسا لگ رہا تھا دنیا پر موجود وہ آخری جگہ ہے اور اس طرح بیٹھنا مجبوری۔۔۔

"پولی اپنی بہو کی سناؤ؟؟؟؟"

شمسی کی ساس سرگوشی میں بولی تھی جس کا جواب پولی نے ایک بھینگر سی شکل بنا کر دینا ضروری سمجھا تھا

اس شکل کا مطلب نھنی کو فوراً سمجھ آیا تھا وہ مزید قریب ہوئی تھی

"پھر تو ہاتھ ملاؤ۔۔۔ادھر بھی یہی حال ہے"

"پوری جادو گرنی ہے یہ شمسی میرے شیر جیسے پتر کو اپنا غلام بنا کر رکھا ہوا ہے"

"تم شمسی کو بھول جاؤ گی جب میری بہو کی کالی کرتوتیں دیکھو گی۔۔۔ہر وقت خوش ۔۔۔ہر وقت خوش گپیاں میرے بیٹے کے ساتھ۔۔۔اور تو اور میرا بیٹا بھی خوش رہتا ہے ۔۔۔۔مجال ہے جو ماں کا ذرہ برابر بھی احساس ہو کبھی۔۔۔جو لڑکے بیوی کا منہ متھا پن دے۔۔۔"

"ہائے۔۔۔پولی ہم دونوں شریف بہنوں کی یہ قسمت کہاں۔۔۔"

"یہ برتن روز شمسی ہی دھوتی ہے؟؟"

اس کا جواب نھنی نے شکل بنا کر دینے پر اکتفا کیا تھا جس کا مطلب یس تھا

پولی کو خاص مزہ نہیں آیا تھا اس جواب کا وہ مزید بولی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ گھر کتنا گندہ ہو رکھا لگتا کوئی کام ڈھنگ سے نہیں کرتی شمسی میری نیوی کا کیا ہوتا نہ رشتہ تو آج یہ گھر ہارپک کی مشہوری میں دیکھاے جانے والے لیٹرین کی طرح چمک رہا ہوتا"

پولی نے چہرے میں مزید بل ڈال کر جھریوں میں اضافہ کر کے ہارر سے بھرپور شکل بنائی تھی۔۔۔

بیچاری شمسی جو کب سے ان کے غیبتی ماحول کو بھنگ کرنے کے ارادے سے اندر آنا چاہتا تھی آج سپیڈ معمول سے زیادہ کم تھی شاید اس کے اکسیلیٹر میں مسلہ تھا تیل ڈالنے والا تھا

وہ نیو خان بس کی طرح ڈب کھڑب کرتی وہاں پوہنچھی تھی

وہ پھولی سانس لئے فورا چارپائی پر ڈھیر ہوئی تھی جس سے چارپائی نے بے ساختہ "اوی میں مر گئی" کہا تھا

"آگئی میری شہزادی میں نھنی سے یہی کہہ رہی تھی بلاؤ میری شمسی کو میں اسے شاباش دوں گھر کتنا اچھے سے صاف کیا ہوا ہے"

پولی فورا بولی تھی

"خالہ جانے دو اچھی طرح جانتی ہوں یہاں کیساذکر ہو رہا تھا میرا زیادہ میسنی نہ بنواب"

شمسی نے اپنا 50kg کی ران اٹھا کر چار پائی کے اپر رکھی تھی اسی وقت شاہ قلا بازی مار کر اندر آیا تھا وہ جلدی میں تھا

"شمسی پر یہان مرغی کے ڈربے کے دروازے میں پھنس گئی ہے اسے آ کر باہر نکالو، مرغی نے انڈا دینا ہے وہ فوکس نہیں کر پا رہی پر یہان کی وجہ سے"

شاہ ایک ہی سانس میں بولا تھا

"پر یہان کو ضرورت کیا تھی ادھر گھسنے کی؟؟؟"

شمسی چیخی تھی جس سے پولی اور نھنی ایک دوسرے کو پکڑ کر بیٹھ گئی تھیں

"وہ کہہ رہی تھی میں وہ محسوس کرنا چاہتی ہوں جو مرغی ڈربے میں کرتی ہے"

اس بات پر شمسی اپنے دونوں ہاتھ سینے پر مارتے مارتے خاص آواز نکالی تھی

🍊🍊🍊🍊🍊🍊۔

شام کا وقت تھا شمسی روٹیاں بنا رہی تھی جبکہ بچے کھانا کھا رہے تھے جیسے ہی روٹی بنتی مرحہ گرم گرم اپنے بہن بھائیوں کے آگے رکھ دیتی وہ ایک ایک نیوالہ کھا کر اس کا خاتمہ کر دیتے

شمسی پچھلے ایک گھنٹے سے لگاتار یہ کام کر رہی تھی مگر بچے تھے کے رج ہی نہیں رہے تھے آخر وہ تنگ آ کر چیخی تھی

"لوگوں کے بچے دو فرائیز سے ہی نو مامانو ماما کرتے ہیں ایک تم لوگ ہو جو دس دس روٹیاں کھا کر بھی ابھی تک توے کی طرف دیکھ رہے ہو، کیسے بچے ہو تم لوگ؟؟؟"

"شمسی زیادہ بھاؤ نہ کھاؤ کبھی خود کو دیکھا ہے؟؟؟ جب تم ان دو فرائیز کھانے والے بچے کی ماما جیسی سنگل پسلی نہیں ہو تو ہم کیوں پیٹ بھر کر نا کھانا کھائیں؟؟"

شمسی کی ساس نھنی جو کب سے چھاپی لئے اپنی باری کی منتظر تھی فوراً بولی تھی

"لے۔۔۔۔۔۔ آئے ھائے شمسی۔۔۔۔ یہ کیا کہہ رہی ہے توں ان معصوم بچوں کو؟؟؟ ان کا باپ اللہ لمبی زندگی دے ابھی مرا نہیں ہے۔۔۔ اللہ کے فضل سے میرا وٹو زندہ ہے ابھی ۔۔۔ کماؤ پوت ہے وہ کماؤ پوت۔۔۔۔۔۔"

ساس نے دانتوں سے عاری منہ سے پولا پولا کماؤ پوت کہا تھا جس سے شمسی کو کھیچی چڑی تھی

"اماں تیرا وٹو محظ تیرے کوڈستان کا شہزادہ ہے بس !!! تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے وہ کسی ادارے میں ایم-ڈی ہو"

"شمسی چل مجھے بھی روٹی دے دیں یہ دیو کے بچے نہیں رجنے آج میرے پیٹ میں بل پڑ گئے ہیں بھوک سے"

بیچاری ساس پیٹ دبا کر تڑپ کر گویا ہوئی تھی

"دیتی ہوں دیتی ہوں مرحہ اب کی روٹی اپنی دادی کو دینا اس کے بعد والی پانچ تم خود کھانا اور اس کے بعد جو گیارہ روٹیاں پکے گی ان میں ایک وٹو صاحب کو دینا میری چھوڑ کر"

"یہ لو اب یہ والی اپنی دادی کو ڈال دو میرا مطلب ہے دے دو"

شمسی مذاق کے انداز میں ہنسی تھی

"ہاں ہاں۔۔یہی اوقات رہ گئی ہے میری آج کرتی ہوں بات وٹو سے"

اس بات پر شمسی کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے وہ روٹی چھوڑ کر فوراساس کے پاس آنا چاہتی تھی مگر پھر بھی پانچ منٹ لگ گئے ساس نے اس وقت کا بھرپور فائدہ اٹھایااور روٹی کھا کر پلیٹ چاٹی اور یہ جاوہ جا۔۔۔

وہ دلبر داشتہ سی بچوں کے پاس آکر بیٹھی تھی

"شمسی اداس کیوں ہو؟؟؟"

"دیکھا نہیں تم لوگوں نے اس بوڑھی شیطان کو اب وہ وٹو صاحب کو ایک کی دو لگا کر بتائے گی ۔۔۔۔"

شمسی نے ایک پاؤ ہونٹ میں وائبریشن پیدا کی تھی جس کا مطلب تھا وہ رونے والی ہے

شمسی تم آخر کیوں ڈرتی ہو اس تین فٹی وٹو سے جو بمشکل 35kg کا ہوگا۔۔"

نبراس نے ماں کی ڈھارس باندھی تھی

"وٹو صاحب کہتے ہیں میں تمہارے لئے الٹا لٹک کر بندر بن کر خارش کر سکتا ہوں مگر میری ماں کو کچھ غلط نہیں کہنا جس دن میری ماں کا دل دکھایا اسی دن دوسری شادی کرلوں گا اپنی کرنانی خالہ کی بیٹی نوی سے"

"ویسے شمسی ہے وہ ٹیٹ پیس"

شاہ نے لوفر رحنے کی روایت قائم رکھتے ہوئے ڈکار مارتے ہوئے کہا تھا

"شاہ میں تمہیں سوئی مار کر تمہاری ساری ہوا نکال دوں گی پھر پھو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وووووو۔۔۔کرتے آسمان میں کہیں دور پڑے ہو گے۔۔"

شمسی نے شاہ کو موٹی موٹی ٹانگوں سے پکڑ کر الٹا لٹکایا تھا جس سے اس میں گدگدی کا فوارہ چھوٹا تھا

اب سارے بچے روٹی سے لبالب پیٹ پکڑے قہقے لگا رہے تھے جبکہ شمسی پریشان سی دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی

اتنے میں وٹو صاحب اندر آرے تھے آج حسب معمول انہوں نے آتے ہی بچوں کو الٹی قلا بازی کا مظاہرہ نہیں کر کے دکھایا تھا وہ خاموش سے اندر چلے گئے تھے یہ دیکھ کر شمسی کا ماتھا ٹنکا تھا

"بچوں تم لوگ سو جاؤ میں ذرا باقی کی روٹی پکا کر وٹو صاحب کو دیکھ لوں"

بچے آج کم کھانا کھانے کی وجہ سے کمزوری محسوس کر رہے تھے وہ آج پیدل ہی اپنے کمرے کی طرف غول کی شکل لائن بنا کر چل پڑے تھے شمسی نے بچوں کی گنتی پوری کی اور اندر جانے دیا۔۔۔

وہ روٹی پکا کر اندر گئی جہاں وٹو ماں کے گوڈے سے لگ کر بیٹھا شمسی کو گھور رہا تھا شمسی پھیکی سی مسکراہٹ سجائے اس کے پاس گئی تھی

"وٹو صاحب آجائیں کھانا کھاتے ہیں۔۔۔۔"

"نہیں کھانا میں کوئی کھانا شانا۔۔۔"

وٹو اپنی طرف سے چیخ کر بولا تھا شمسی کو وٹو کے اس غصے پر جی جان سے غصہ آیا تھا اس کا دل کیا تھا اس وٹو کو پھمبیری بنا کر اتنا گھومائے اتنا گھومائے کے اس کو اپنی فسادی ماں بھول جائے مگر وہ یہ صرف سوچ ہی سکتی تھی۔۔۔۔

"آپ کمرے میں تو چلیں میرے وٹو"

شمسی نے آنکھ مار کر وٹو کو گمراہ کرنے کی کوشش کی تھی مگر آج وٹو پہلے والا وٹو نہیں رہا تھا۔۔۔جو سونے سے پہلے شمسی کی ٹانگیں دبانا اپنا پیدائشی فرض سمجھتا تھا۔۔۔

وہ بدل چکا تھا

شمسی کی ساس ننھی جو کہ صرف سائز میں ننھی تھی اندر سے پوری تھی وہ آج اپنی تمام شکلوں کو سلائڈ شو میں دیکھا رہی تھی

اس کی شکل بار بار بدل رہی تھی بس کسی خوفناک فلم کی موسیقی کی کمی تھی۔۔۔

شمسی نے وٹو کو ایک ہاتھ میں اٹھایا اور وہ خاص آواز نکالتی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہوئی اپنے کمرے میں لے گئی۔۔۔

ساس کے اندر کوئی چیز چھن سے ٹوٹی تھی مگر وہ نظرانداز کر کے رضائی اوڑھ کر سو گئی تھی

۔۔۔

۔🎠🎠🎠🎠🎠🎠🎠

آدھی رات گزر چکی تھی مگر وٹو صاحب منہ بسورے چارپائی کے نیچے شمسی سے ناراض بیٹھے ہوئے تھے یہ واحد جگہ تھی جہاں شمسی جھک کر وٹو کو دبوچ کر باہر نہیں نکال سکتی تھی۔۔۔

"آخر وٹو جی آپ کس بات پر مزید وٹو ہو گئے ہیں؟؟؟ باہر آ جائیں مجھے سخت نیند آئی ہے"

شمسی نے پورا منہ کھول کر جمائی لی تھی

"میں باہر نہیں آؤں گا آج سے میرے اور تمہارے راستے الگ۔۔۔"

وٹو دونوں ہاتھ سینے پر باندھے عزم مصمم لئے بولا تھا

"اچھا جو آدھا درجن منی ڈائناسارز پیدا کئے ہیں مجھ سے ان کا کیا ہو گا وٹو جی؟؟"

"ان کو نوی پال لے گی۔۔۔"

وٹو نے فوراً جواب دیا تھا اس بات پر شمسی کا غصہ آسمان کو چھونے لگا تھا

"تو ٹھہر بونے جن کی اولاد۔۔۔۔ کوڈو۔۔۔۔۔ تمہیں میں نے مزید پدرانہ کیا تو میرا نام شمشاد عرف شمسی نہیں۔۔"

شمسی نے مخصوص آواز نکال کر چارپائی ہاتھ میں اٹھا کر پیچھے پھینکی تھی جبکہ وٹو صاحب سر گھٹنوں میں دیے آنکھ بند کر کے طوفان گزرنے کا انتظار کر رہے تھے

شمسی نے وٹو کو اٹھا کر پٹ پر بیٹھایا تھا وہ غصے سے چیخی تھی

"اب لو اس کلموئی نوی کا نام۔۔ خود کو عامر لیاقت سمجھ لیا ہے؟؟؟؟" دوسری شادی کرے گا؟؟؟"

"اس کی پہلی بیوی مجھ جیسی جسیم عورت ہوتی تو وہ ان بلا لڑوں فارمی چوزیوں سے ہرگز شادی نا کرتا۔۔۔"

شمسی نے اپنی اس بات پر بڑا سا منہ کھول کر قہقہ لگایا تھا

"شمسی برج خلیفہ پر ای۔مارٹ کو کون ترجیع دے سکتا ہے مگر تمہارا وٹو مجبور ہے۔۔ نہایت ہی مجبور۔۔۔"

وٹو کی ناک سے باقاعدہ پانی آیا تھا شمسی نرم پڑی تھی

"کیا مجبوری ہے آپ کو میری گھیٹھی سرکار؟؟"

"اماں نے مجھے دھمکی دی ہے کہ اگر میں نوی کو اپنے جوڑ کا حسین ہم سفر نہیں بناؤں گا تو وہ مجھے لیکٹو جن (ڈبے کا دودھ) نہیں بخشیں گی۔۔۔۔

اس بات پر شمسی نے اپنے نتھنے پھیلا لئے تھے

"اچھا تو یہ ساری سازش ان دونوں بہنوں سنتا بنتا کی ہے تبھی اس دن دونوں منہ جوڑ کر ایک ہی ناک سے اکسیجن لے رہی تھیں۔۔۔ کل ہی کرتی ہوں بندوبست۔۔۔ سنتا کا بھی اور اس بنتا کا بھی"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"خبر دار شمسی جو تم نے میری ماں کا کوئی نام رکھا ہو یا اس کے ساتھ کوئی بد تمیزی کا سوچا بھی ہو۔۔۔۔ میں قد میں چھوٹا ضرور ہوں مگر اپنی ماں کی شان میں یہ گستاخی بلکل برداشت نہیں کروں گا۔۔۔"

"اچھا وٹو۔۔۔ میرے پیارے۔۔۔ راج دلارے وٹو۔۔۔

.....To be continued

"قسمیں بڑی نیند آئی ہے۔۔۔ شمسی یہ کہتے ہی اگلے لمحے خراٹے مارتے سو چکی تھی

۔۔۔ جس پر وٹو آہستہ آہستہ شمسی کے پٹ سے نیچے اترا اور پیٹی پر جا کر سو گیا۔۔۔

🐻🐻🐻🐻🐻🐻🐻🐻

صبح۔۔۔۔۔۔

شمسی بچوں کے لئے ناشتہ بنا کر وٹو اور نھنی کے پاس آکر بیٹھی تھی۔۔۔ شمسی نے بڑی عزت

سے ساس کو آدھا پراٹھا دیا تھا جس پر ساس نے گدھی کی طرح منہ چڑھایا تھا

"اماں۔۔۔ لے خود ہی بات کر لے اپنی بہو سے۔۔"

وٹو نے ہیروز کی طرح اس بات کی مناسبت سے اپنی ٹانگ پر ٹانگ رکھنے کی کوشش کی تھی

مگر وہ پیچھے کو الٹ گیا تھا ساس نے اٹھانے کی بجائے پراٹھے کا بڑا سا نوالہ منہ میں ڈالے اوں

اوں کی آواز نکال کر شمسی کو اسے اٹھانے کا اشارہ کیا تھا

شمسی نے بے دلی سے اسے اٹھا کر بیٹھا دیا تھا

"وٹو اب چھوڑ دیں نا اس بات کو۔۔۔ رات گئی بات گئی۔۔"

وٹو کو تاؤ چڑھا تھا مگر اس بار وہ چارپائی کے سینٹر میں ہو کر بولنا شروع ہوا تھا

"شمسی مجھے تم سے بس اس بات کا جواب درکار ہے کہ کیا میری کتا ہے جو تم اس کو روٹی ڈالنے کا کہہ رہی تھی؟؟؟

شمسی کو وٹو کی اس بات سے ٹھنڈے پسینے آئے تھے

"نہیں۔۔۔۔وہ۔۔۔۔تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ٹنگ سلپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔تھا۔۔۔۔ورنہ میری ۔۔۔۔یہ کیا مجال جو میں۔۔آپ کی اماں کو۔۔۔۔ایسا کہوں۔۔۔۔"

وہ وٹو سے مغلوب ہو کر بولی تھی

"نہیں۔۔۔مطلب تو یہی تھا تمہارا کہ میری بوڑھی ماں کتا ہے۔۔"

"نہیں وٹو آپ بلکل غلط سمجھ رہے ہیں۔۔"

نھنی لفظ کتا بولنے پر نوالہ مشکل سے نگل کر وٹو کو غصے سے دیکھ رہی تھی

"پھر مطلب کیا تھا۔۔۔روٹی ڈال دو سے تمہارا؟؟؟ کیوں کہ روٹی تو گھر کے پالتو کتے کو ہی ڈالتے ہیں۔۔ہیں نہ اماں؟؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ ماں سے اپنی ہمت پر داد وصول کرنے کی غرض سے مخاطب ہوا تھا ماں نے اسے کھا جانے والی نظر سے دیکھا تھا وٹو کو لگا میری بات میں زور کی کمی رہ گئی ہے شاید اس نے پھر سے شمسی کی طرف دیکھتے ہوئے بات شروع کی تھی

"نہیں شمسی تم مان کیوں نہیں لیتی کہ تم نے میری ماں کو کتا ہی۔۔۔"

اس سے پہلے کے وٹو اپنا جملہ مکمل کرتا ماں نے اسے کھینچ کر تھپڑ رسید کیا تھا جس کے ساتھ ہی وہ لڑک کر زمین پر جا گرا تھا وٹو نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے ماں کی طرف شکایتی نظروں سے دیکھا تھا

"کیا کتا کتا لگا رکھی ہے توں نے تین فٹیے ؟؟؟؟ میں نے شمسی کو ذلیل کرنے کو کہا تھا اور تم کب سے ادھر میرے پہلو میں بیٹھا میری مٹی پلید کر رہا ہے ؟؟؟"

"اس نے صاف نہیں کہا تھا

مگر تم ہو کے پہاڑہ ہی بنا لیا ہے۔۔۔

ایک دونی دونی۔۔۔تے دو دونی چار۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ننھی نے پوپلے منہ سے نرم نرم کہا تھا

اتنا برا مجھے شمسی کے دو کنال پر محیط منہ سے نہیں لگا تھا جتنا تمہارے اس چٹانک بھر منہ سے ---

"چل نس اب کام پر دفع ہو--- شکل گم کر---"

ساس کے منہ میں گویا الفاظ کا ریلہ آیا تھا کچھ الفاظ گال کے گوشت سے ٹکڑا کر باہر نکلنے کی کوشش میں تھے---

شمسی کو آج اپنی ساس دنیا کی عظیم عورت لگ رہی تھی--

وٹو نے آنسو صاف کر کے شمسی کی طرف دیکھا تھا جس نے چیچی انگلی آگے کر کے کچی کا سائن بنایا تھا

وٹو نے بچوں کی طرف دیکھا تھا جو انگوٹھے نیچے کی طرف کر کے وٹو کو لوزر کہہ رہے تھے--

وٹو نے آج فرط جذبات سے مغلوب ہو کر خود کو نیچے کی طرف پریس کیا تھا جس پر سب اس کے اس نئے فیچر پر حیران ہوئے تھے

پھر اس نے خود کو ڈھیلا چھوڑ دیا تھا جس پر وہ مینڈک کی طرح اوچھل کر سیدھا دروازے سے باہر نکلا تھا۔۔۔

۔💞💜💗💖💘💝💞💜

صبح کی سُسکی کے بعد وٹورات سب کے سو جانے کا انتظار کر کے گھر واپس آیا تھا وہ سب سے پہلے کچن کچھ کھانے کی غرض سے گیا تھا

آج قیمہ گوشت بنا تھا جو شمسی کی خاص ڈش اور وٹو کی خاص پسند تھی وہ پلیٹ بھر کر دو روٹیاں لئے کچن کے شلف پر چوکڑا مارے بیٹھ گیا تھا

ابھی پہلا نوالا ہی لیا ہو گا کہ دروازے میں شمسی آئی کھڑی تھی

"آ گئے تھے تو مجھے بتا دیتے کھانا ڈال۔۔۔ نہیں میرا مطلب ہے نکال دیتی۔۔۔"

شمسی نے جلدی سے جملہ مکمل کیا تھا

"تم جاؤ شمسی میں کھانا کھا کر آتا ہوں"

وٹو بڑا سا نوالہ لے کر بھاری آواز میں بمشکل بول پایا تھا

شمسی نے ریورس گئیر لگایا تھا وٹو نے سکون کا سانس لیا تھا

-💖💖💖💖💖💖💖💖

آج اتوار کا دن تھا سب گھر پر تھے سارے کام نپٹا کر شمسی باریک کنگی لے کر بیٹھی تھی جبکہ وٹو میاں بچوں کے ساتھ پکڑن پکڑائی کھیل رہے تھے دروازے پر دستک ہوئی تھی

شاہ نے دروازہ کھولا تھا اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں منہ میں ڈال کر سیٹی بجائی تھی جس پر سب اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے اسی لمحے نوی "میں ہوں نہ" کی امر یتا راؤ کی طرح لہک لہک کر اندر آئی تھی

وٹو جی کے پیچھے وائیلن بجاتے ہوئے بونے لڑکوں کا ٹولا بنا تھا خاص دھن بجنے لگی تھی جبکہ ساتھ ہی ٹھنڈی ہوا میں بڑے بڑے پت جھڑ کے پتے گرنا شروع ہوئے تھے۔۔۔۔۔

سب غائب ہو گئے تھے اس موجودہ منظر میں صرف وٹو اور نوی ہی تھے ہاں نبراس، شاہ، جیزل اور غزلان تیز ہوا میں یہاں وہاں قلا بازی مارتے نظر آ رہے تھے۔۔۔

نوی نے وٹو کو پھول دینے کے لئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا وٹو پھول پکڑنے کی بجائے بھاگ کر شرماتا ہوا دروازے سے جا لگا تھا "تڑاخ" کی آواز پر وٹو نے اپنی آنکھیں کھول کر پیچھے دیکھا تھا

شمسی نے نوی کے منہ پر تھپڑ جڑا تھا

نوی منہ پر ہاتھ رکھے انتقامی شکل بنائے شمسی کو دیکھ رہی تھی

"وٹو صرف میرا ہے شمسی۔۔۔۔۔اس کا وجود تراشہ ہی میرے لئے گیا ہے۔۔۔تم کیا سمجھتی ہو کہ تم عجیب و غریب بچے پیدا کر کے میرے وٹو کو مجھ سے۔۔۔۔۔مجھ ۔۔۔۔۔نوی سے اسے چھیننے میں کامیاب ہو جاؤ گی اور میں۔۔۔میں خاموش رہوں گی ۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔"

"ہرگز نہیں۔۔۔"

نوی نے وٹو کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا جس پر وٹو مرغے کی ٹوکری کے اندر جا چھپا تھا

"نوی تمہاری اماں بھی آئی تھی کل تم دونوں جتنی بھی کوشش کر لو مجھ سے وٹو کو نہیں چھین سکتے وہ ان صحت مند موٹے بچوں کا کلم کلا باپ۔۔۔۔ سالم باپ ہے۔۔۔ کوئی مذاق نہیں ہے۔۔۔"

شمسی نے نتھنے پھلائے تھے

"موٹی عورت۔۔۔۔۔۔ یہ تو وقت ہی بتائے گا"

نوی واپس جانے کے لئے مڑی تھی جب شاہ نے باپ کو اشارہ دیا تھا

"وٹو یار باہر آ جا نوی پھپھو جا رہی ہے"

نوی دس منٹ تک وٹو کی طرف دیکھتی رہی مگر کسی قسم کی حرکت نا ہونے پر وہ چل پڑی تھی

"رک جاؤ"

نھنی نے پولا پولا کہا تھا جس پر نوی نے فاتحانہ نظروں سے شمسی کی طرف دیکھا تھا

"یہ کمیٹی کے پیسے اپنی ماں کو دے دینا کل بھی وہ ہی مانگنے آئی تھی ندیدی کہیں کی"

"مجھے بھی اماں نے وہ ہی لینے بھیجا تھا مگر میں وٹو میں کھو گئی تھی خالہ۔۔۔اپنی بہو بنا لو نا مجھے ۔۔۔۔۔قسم سے بلکل بھی خدمت نہیں کروں گی خالہ تیری۔۔۔۔ھاھاھاھا ۔۔۔۔۔۔اپنوں میں ویاہ ہو جائے اور ساس پھوپھی یا خالہ ہو تو زیادہ ہی زہر لگتی ہے قسمے ۔۔۔۔۔"

"چل نکل یہاں سے بے شرم نا ہو تو میرے ویائے پتر کے پیچھے کیوں پڑ گئی ہے میری بھینس جتنی بہو نظر نہیں آتی تمہیں؟؟؟؟"

اس بات پر نوی نے ٹھنی کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر قہقہ لگایا تھا۔۔۔

پولی نے آنکھ مار کر شمسی کی طرف دیکھا تھا جس سے شمسی کا دل کیا تھا ساس پر چارپائی الٹا دے اس نوی سمیت۔۔۔ مگر وہ غصہ پی گئی تھی۔۔۔

"میں بتا رہا ہوں اماں میں نوی سے ہی شادی کروں گا چاہے جو مرضی ہو جائے۔۔۔"

وٹو ٹوکری کے نیچے سے بولا تھا

"وٹو جی۔۔۔داٹس ناٹ فیئر۔۔۔۔۔۔کیا کمی رہ گئی تھی میری محبت میں؟؟؟؟"

"چلو بچوں ہم یہاں ایک سیکنڈ اور نہیں گزارے گے۔۔۔"

شمسی نے دروازے کی طرف چلنا شروع کیا تھا جبکہ بچوں نے پیچھے سے قلابازی مار کر اس کا ساتھ دیا تھا

وٹو ٹوکری کے نیچے سے فوراً نکلا تھا

"اماں۔۔۔۔ چل تو بھی کھسک۔۔۔۔۔۔ میں ذرا گھٹیا رومانس کر لوں نوی کے ساتھ ۔۔۔"

"ارے تو بھول گیا کیا؟؟؟ اس ناول کی رائیٹر جمیلہ جی ہیں۔۔۔۔ رومانس کا تو سوچنا وی نا ۔۔۔۔"

"اچھا نوی میں تمہارے لئے پھول لے کر آتا ہوں۔۔۔۔ تم تب تک میری اماں کو برداشت کرو۔۔۔"

وٹو شرماتا ہوا دروازے سے باہر نکلا تھا۔۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

💜💜💜💜💜💜💜۔

رات کا وقت تھا مُنی اور وٹو سونے لیٹے تھے

"اماں آج تیرے پاس ہی سو جاتا ہوں اپنے کمرے میں شمسی کے بغیر مجھے ڈر لگتا ہے"

وٹو ماں کے ساتھ والی چارپائی پر لیٹے ہوئے بولا تھا

"لکھ دی لعنت وٹوا اتنے عرصے سے توز نانی کے زور پر ادھر سوتا تھا؟؟؟؟"

"اماں بات تو سچ ہے مگر بات ہے رسوائی کی۔۔۔ آپ کا جواب ٹھیک ہوا یہ بائیک آپ کی ہوئی۔۔۔"

"چل وڈا آیا فہد مصطفی۔۔۔۔ کول رکھ اپنی تین پئیوں والی سیکلی۔۔۔"

اس بات پر وٹو نے چارپائی میں قلا بازی لگائی تھی

"وٹو۔۔۔ بندے دا پتر بن جا۔۔۔۔ آرام سے بیٹھ۔۔۔ مجھے بچے بہت یاد آ رہے ہے۔۔۔"

"کونسے بچے اماں؟؟؟"

وٹو ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر مصروف سا لیٹے لیٹے بولا تھا

"تمہاری وہ بونی نسل۔۔۔۔ان کی بات کر رہی ہوں اب اس وقت منہ نا کھلوا میرا وٹو ۔۔۔ شمسی ہے نہیں۔۔۔اور میں نے وہ لیتر ول کرنی کہ تیرا اباں قبر سے بول پڑے گا"

"اماں اب اتنا بھی اگریسومت ہو۔۔۔"

"اچھا اماں۔۔،۔وہ ناولز کے لیڈ کے کردار؟؟؟سوری اماں نوی کی خوشی میں اس پلٹون کا ذہن سے نکل گیا تھا"

"ہاں اس چڑی چھکی کے آنے کی دیر ہے تم تو مجھے بھی بول دے گا کون ہے یہ سڑی ہوئی مائی؟؟؟"

"کھی کھی کھی۔،۔۔۔۔اماں تجھے کیسے پتہ میں یہی لقب دوں گا تجھے؟؟؟اماں میں تو تیرا فین ہو گیا ہوں آج سے دل پڑھ لیتی ہے میری اماں۔۔۔"

وٹو ماں کے گلے میں بانہوں کا ہار بنا کر محبت سے بولا تھا

"چل ہٹ۔۔۔۔۔کوڈو کہیں کے نہیں کرتی تیری دوسری شادی۔۔۔۔"

Clubb of Quality Content

نھنی نے وٹو کو اٹھا کر نیچے مارا تھا

"اماں اچھا سوری۔۔۔۔بتانا کل ہی کروں گی نا بات اپنی اس بھنڈی بہن سے ؟؟؟"

وٹو نے خوشامدی انداز میں کہا تھا

"ہاں بات تو میں کر لوں وہ مان بھی جائے گی.۔۔۔آخر کماؤ پوت ہے توں میرا مگر ایک مسئلہ ہے اس شمسی اور میرے پوتوں اور پوتیوں کا کیا ہو گا؟؟؟ شمسی تو کسی صورت نہیں آنے کی ۔،۔۔۔وہ جسم سے موٹی ضرور ہے مگر عقل سے موٹی نہیں ہے۔۔."

"اماں میں تھوڑے دن نوی کے ساتھ خوش رھنے کے بعد منالاؤں گا تیری اس گینڈہ بہو کو ۔۔۔۔کتنا منع کیا تھا نا کر میری شادی میری مرضی کے بغیر۔۔۔۔مگر تم نے مجھ مظلوم کی ایک بھی نامانی۔۔۔۔میں کتنا رویا تھا اس دن ہر قلا بازی کے ساتھ۔۔۔۔مگر تجھے رحم نا آیا میرے قد اور اس کی گھمبیر جسامت پر۔۔۔۔"

وٹو نے آخر اپنی جسامت کے حساب سے چھوٹی بات کی تھی

"ارے یہ دیکھو۔۔۔۔کتنے میسنے ہو تم؟؟؟تب تو شمسی کا موٹا پا دیکھ کر ایسی خوشی سے باچھیں کھل رہی تھیں جیسے بکرا عید پر قربانی کرنی ہو اس کی۔۔۔۔اماں وہ کتنے من کی ہو گی ؟؟؟کون روز یہ بات پوچھ پوچھ کر خوش ہوتا تھا؟؟؟ذرا بتاؤ مجھے بونے کہیں کے۔۔۔۔"

نھنی سخت بدمزہ ہوئی تھی

"اماں۔۔۔۔مجھے کیا پتہ تھا تب ان باتوں کا میں تو تب بچہ تھا۔۔۔۔"

"ہاں بچہ تھا تبھی بچوں کی آدھی درجن فوج پوری کی توں نے؟؟؟؟"

"ویسے جب توں ہر وقت شمسی کے گرد پتنگا بنا پھرتا تھا۔۔۔لگتا تھا پکا عاشق ہے بیوی کا ۔۔۔۔میں تو تجھے پکا رن مرید سمجھی تھی۔۔۔۔مگر توں تو بڑا اپکا نکلا۔۔۔۔واہ۔۔۔۔امپریس کیتا ای کوڈواں۔۔"

نھنی نے ہاتھ سے بلائیں اتارتے ہوئے کہا تھا

"اماں ہم مرد جتنے زیادہ رن مرید شو کرتے ہیں نا خود کو۔۔۔۔۔سمجھو اتنے ہی زیادہ تنگ ہیں بیوی سے۔۔۔۔۔۔ہم اتنے ہی زیادہ ٹھرکی ہوتے ہیں۔۔۔۔۔"

"وٹو یو مین پونڈی باز؟؟؟"

"یس اماں آپ کا یہ جواب بھی ٹھیک ہوا۔۔اب کونسا ڈبہ کھلوانا ہے؟؟؟"

"اب اگر توں اس سنجیدہ ڈسکشن میں میرے کرش کا ذکر کیا تو ڈبے کا تو پتہ نہیں پر تیرا سر کھول دینا ہے میں نے وٹو"

"اماں خدا دا ناں لے۔۔۔۔۔فہد مصطفیٰ توں مجھ سے دو ماہ بڑا ہے۔۔۔تیرا کرش کدھر سے ہو گیا وہ؟؟؟"

"آج لگ گیا مجھے پتہ میں تیری وجہ سے پونڈی باز ہوں۔۔۔ورنہ اباں کو اللہ بخشے وہ تو پکا رن مرید تھا۔۔۔"

"چھری پھیر لی گردن کاٹ دی اپنی۔۔۔مگر دوسری عورت کی طرف اکھ چک کے نہیں دیکھا۔۔۔۔"

"پتر مگر جو توں نے ابھی ابھی رن مرید مرد کی ڈیفینیشن بتائی ہے پھر تو۔۔۔۔۔۔ہائے میں لٹی گئی۔۔۔۔ٹھرکی تھا وہ بھی؟؟؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اماں مر گیا اباں اب تو بخش دے اس کو۔۔۔میں بتا رہا تھا کہ کل جاؤں گا شمسی کو منانے ۔۔۔ویسے بھی نوی کو کوئی اعتراض نہیں اس کے ادھر رہنے پر۔۔۔آ جائے گی وہ ۔۔۔۔اس کے بھائی خود بھینسوں کے ساتھ کھلے میدان میں سوتے ہیں اسے کون پوچھے گا ادھر۔۔۔بلکہ مجھے تو ڈر ہے اسے بھی کوئی اعلی نسل کی آسٹریلین بھینس ہی نا سمجھ لے ھاھاھاھا۔۔۔۔۔"

"اماں۔۔۔کی شے ہے یہ شمسی بھی۔۔۔۔۔پٹ پر سلاتی تھی اپنے۔۔۔۔"

وٹو غمگین ہوا تھا۔۔۔

"پتر۔۔۔مجھے بچے بہت یاد آ رہے ہے۔۔۔۔"

"چل اماں اب تو سیڈ نا کر عوام کو فنی ناول ہے یہ۔۔۔"

۔ 💜💜💜💜💜💜💜💜

"شمسی یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے؟؟؟"

شمسی کے اباں نے پوچھا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں جی اباں جی"

"میں بشریٰ اقبال جتنی مضبوط نہیں ہوں۔۔۔اس نے اس بڑھوے کو معاف کر دیا تھا سوتن برداشت کرلی۔۔۔ مگر میں ہر گز نہیں کروں گی۔۔۔"

شمسی نے بھری ناک سے روتے ہوئے بولا تھا جس پر باپ نے کراہت والی شکل بنائی تھی

"پتر پہلے ناک خالی کر اپنی۔۔۔۔مجھے الٹی آجائے گی تیرے اس بونے کے چکر میں۔۔"

"اباں جی۔۔۔میں دکھی ہوں بہت"

"پتر دکھ تیرا اپنی جگہ ٹھیک ہے مگر قسم سے دل خراب ہو رہا میرا۔۔۔۔۔اٹھ کر ناک پونجھ اور اپنے بچوں کو دیکھ کچن میں کچھ نہیں چھوڑا جب سے آئے ہیں کھائی جا رہے ہیں ۔۔۔۔ذرا دیکھ لو برتن ہی نا کھالیں۔۔"

"اباں جی میں نہیں جانا واپس۔۔۔ جتنا مرضی تنگ ہو جائیں مجھ سے اور میرے بچوں سے ۔۔۔نواسے نواسیاں ہیں وہ آپ کے۔۔۔۔اس کے نانا اور ماموں کا گھر ہے یہ اپنی مرضی سے کھا سکتے ہیں۔۔۔اور کھائیں گے بھی۔۔۔کوئی نہیں روک سکتا میرے معصوم

بچوں کو ہاں۔۔۔ میں بتا رہی ہوں اباں جی۔۔۔ میں نے وٹو جی کے ساتھ نہیں رہنا اب

۔۔۔۔"

شمسی ایک بار پھر غمگیں ہوئی تھی

"پتر۔۔۔۔۔۔ وہ وٹو کر بھی لے شادی تو کچھ نہیں کم ہو جانا اس کا۔۔۔۔۔ سچ پوچھ تو اس کا

مزید کتنا کم ہو گا کچھ۔۔۔۔ نکی جی جان۔۔۔۔ دفع کر پتر شاہ رخ پتر دی گل نئی یاد تجھے؟؟؟"

"سنو ریٹھا بڑے بڑے دیشو میں یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی رہتی ہیں۔۔۔۔۔۔ ماہا مے

۔۔۔۔۔ مممم۔۔۔۔"

اباں جی۔۔۔۔ آپ جو مرضی کہہ لیں میں نہیں جانا واپس۔۔۔۔"

"شمسی۔۔۔۔۔ جلدی آؤ۔۔۔۔ شاہ آٹے کے ڈرم میں گر گیا ہے۔۔۔۔"

پر یہاں کی آواز کچن سے آئی تھی

"لے پتر کر لے بات۔۔۔۔۔ جا دیکھ اپنی پانڈہ فورس کو۔۔۔۔ ہیں یہ بچے ادھر رکھنے والے

؟؟؟؟"

اباں نے اپنا سر پکڑ لیا تھا

"جا رہی ہوں اباں مگر بتا رہی ہوں وٹو جی کا چیپٹر کلوز سمجھیں اب۔۔۔"

"شمسی۔۔۔۔۔غزلان نے گیس کا پائپ نکال دیا ہے جلدی آؤ"

"آ رہی ہوں بوتی رمیض راجہ نابن۔۔۔بند کر دے یہ لائیو کمینٹری۔۔۔۔سب سے پہلے تیری زبان کاٹتی ہوں میں تو ٹھہر جا۔۔۔"

شمسی نے کچن کی طرف چلنا شروع کیا تھا اب دس منٹ مزید مل گئے تھے بچوں کو کچھ مزید کرنے کے لئے۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

۔💖💖💖💖💖💖

"پر یہان تمہیں نہلا دیا میں نے اب ایسا کرو شاہ کو بھیجو ایک وہ ہی رہ گیا ہے نہلانے والا"

شمسی نے بالٹی میں پانی برابر کرتے ہوئے کہا تھا پر یہان نے بھینس کی دم پکڑ پکڑ کر قہقہہ لگاتے ہوئے شاہ کو شمسی کا پیغام دیا تھا دور سے وہ بھینس کا بچہ ہی لگ رہا تھا

"تم نے نہالیا؟؟"

وہ پھر سے بھینس کی دم پکڑ کر خوش ہو کر بولا تھا

"ہاں۔۔۔خالا کو تنگ کرنا بند کرو شمسی کو آج کل ہر وقت وٹو صاحب پر غصہ آیا رہتا ہے نکل ہم سب پر جاتا ہے اب جلدی جاؤ۔۔۔"

پر یہان نے بالوں میں کنگی کرتے ہوئے شاہ کو موقعے کی نزاکت کا احساس دلایا تھا

شاہ نے شمسی کی طرف رخ کر کے قلابازی ماری تھی

شمسی غسل خانے میں بیٹھی سوچوں میں گم تھی شاہ نے شمسی سے پوچھنے کی بجائے اس کی نظر کا تعاقب کیا تھا جہاں شمسی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

وٹو تولیہ لپیٹے صحن میں بیٹھا تھا اور شمسی اس کے سر میں مالش کر رہی تھی

"شمسی۔۔۔۔تم بہت اچھی ہو۔۔۔۔"

اس بات پر شمسی کی مالش میں تیزی آئی تھی۔۔۔

"وٹو۔۔۔آپ بھی بہت اچھے ہیں۔۔۔"

شمسی کے چہرے میں حیا کے سارے رنگ نمودار ہوئے تھے۔۔۔

"شمسی؟؟؟؟"

شاہ نے شمسی کے خیال کا محور توڑا تھا

"شمسی۔۔۔تم سیڈ کیوں ہوتی ہو؟؟؟سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"

شاہ نے شمسی کی گود میں بیٹھ کر اس کو تسلی دی تھی

"ویسے شمسی برا نا مناؤ تو ایک بات کہہ ہی دوں آج لگے ہاتھوں؟؟"

شمسی نے سوالیہ نظر سے گود میں بیٹھے شاہ کو دیکھا تھا

"وٹو بھی کوئی چیز ہے یاد کرنے والی ھاھاھاھاھا۔۔۔۔"

اس بات پر شمسی نے شاہ کو آنکھیں دکھا کر اس پر پانی کا مگا الٹایا تھا

شمسی بچوں کو نہلانے کے بعد خود بھی نہا کر اب صحن میں بیٹھی بال سکھا رہی تھی جب اس کی بھابی جو کچھ دنوں کے لئے اپنے میکے گئی تھی دروازے سے اندر آئی تھی وہ شمسی اور اس کی پانڈہ فورس کو دیکھ کر پیر پٹختی اپنے کمرے میں گئی تھی

"یہ ہتھنی یہاں کیا کر رہی ہے؟؟؟؟"

وہ اندر بیٹھے شمسی کے بھائی سے مخاطب ہو کر بولی تھی

"ارے بہن ہے وہ میری تکلیف میں اور کدھر جائے گی؟؟؟"

وہ سینا تان کر بولا تھا اس کی بیوی سعدیہ جو اپنی چادر اتار کر رکھنے والی تھی اب دوبارہ اوڑھ کر بولی تھی

"اچھا تو جب تک یہ یہاں ہے میں نہیں رکوں گی جب یہ چلی جائے تو آ جانا مجھے لینے"

وہ پیر پٹخ کر جن قدموں آئی تھی انہی پر واپس لوٹ گئی تھی

"میں نہیں رکوں گی، بڑی آئی"

وہ اس کی نقل اتار کر دوبارہ اپنے دودھ کے حساب میں مصروف ہو گیا تھا

شمسی اپنی بھابھی کی آواز سن چکی تھی۔۔۔

"وٹو تیری تو ایسی کی تیسی"

"غیرت گئی تیل لینے، ساڈا حق ایھتے رکھ"

شاہ، پریہان، غزلان، جیزل اور باقی جو بھی ہو سارے جلدی آؤ وٹو کے گھر ہلا بولنا ہے
۔۔۔ شمسی نے باآواز بلند سب کو پکار کر کہا تھا

وہ کسی فوج کے سپاہی کی طرح دستہ بن کر شمسی کے ساتھ چل پڑے تھے

۔**************

Clubb of Quality Content

"چلو بندر بن کر دکھاؤ"

نوی شرما کر بولی تھی جس پر وٹو قربان ہو کر اب خود کو دونوں ہاتھوں سے کجھا کر دکھا رہا تھا
نھنی بیٹھی یہ بندر کلی کا تماشہ دیکھ رہی تھی

"دور فٹے منہ تیرا کوڈواں۔۔۔۔۔لاکھ دی لعنت۔۔۔۔ تم اتنے گر جاؤ گے۔۔۔۔میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔۔ایک چھپکلی کے لئے اتنا پاگل ہو گئے ہو۔۔۔۔"

نھنی دور بیٹھی کبھی کانوں کو ہاتھ لگا کر توبہ کرتی کبھی لعنتیں بھیج کر دل ٹھنڈہ کرتی۔۔۔

اتنے میں شمسی خاص آواز نکال کر دروازے پر آئی تھی۔۔کوڈو بھاگ کر دروازے کے پیچھے چھپ گیا تھا جبکہ نوی نھنی کی پناہ میں آگئی تھی

"چل نگوڑی میرے پاس نا آں ابھی نظر آئی ہوں میں تجھے ؟؟؟"

نھنی نے نوی کو خود سے الگ کرتے ہوئے ناراضگی سے کہا تھا

"خالہ وہ۔۔۔۔۔"

"چل بھاگ میری شمسی آگئی ہے میدان میں ہے جما لو۔۔۔۔"

نھنی لوڈی ڈالتی ہوئی شمسی کے پاس آئی تھی شمسی سے ساس کو گود میں اٹھا کر پیار کیا تھا

بہت یاد کیا تمہیں میں نے تمہیں شمسی"

ننھی نے پولی سی زبان میں کہا تھا

"میں نے بھی"

شمسی نے ساس کو چوم کر کہا تھا

وٹو سمجھ گیا تھا ننھی کا شمسی کی گود میں چڑھنے کا مطلب۔۔۔نوی کا چیپٹر کلوز۔۔۔"

نوی درمیان میں کھڑی تھی جبکہ اس کے ارد گرد سارے بچے قلا بازی مار مار کر اسے ہراساں کر رہے تھے

وہ سہمی سے وٹو کی طرف دیکھ رہی تھی جو ٹوکری کے نیچے سے نکل کر باہر آ کر زور سے کھانسا تھا بچوں نے اب اپنی قلا بازی کا محور وٹو کو بنایا تھا

"وٹو جی۔۔۔"

نوی وٹو کا ہاتھ پکڑ کر بولی تھی

"کوئی وٹو شٹو نہیں۔۔۔چلو۔۔۔باجی اپنے گھر جاؤ"

Clubb of Quality Content

وٹو نے ازلی مردانہ پینترہ اپنایا تھا

"باجی؟؟؟؟؟"

"ہاں۔۔۔تم کیا سمجھی تھی میں اپنی چار من کی بیوی چھوڑ کر تم دو کلو کی لڑکی سے شادی رچا لوں گا؟؟؟"

"چلو میری گھر کی صحت مند جنت واپس آچکی ہے۔۔۔تم اپنے دل سے میرا خیال نوچ کر اکھاڑ پھینکو۔۔۔۔بھول جاؤ مجھے۔۔۔بھول جاؤ مجھے ایک خوبصورت خواب سمجھ کر

وٹو دیوار پکڑ کر خود کو صبیحہ خانم سمجھ کر جذبات میں آکر بول رہا تھا

نوی روتی ہوئی وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔

جبکہ وٹو اب شمسی کی طرف بے شرم سا دیکھ رہا تھا

جس پر شمسی نے اسے دونوں ہاتھوں سے منہ چڑھایا تھا۔۔۔

****

****

Clubb of Quality Content

شمسی رات ننھی کے ساتھ پلٹون سمیت سوئی تھی بچوں کو اپنے پاس سویا دیکھ کر دادی پولا پولا

"میرے سنڈے ہائے میں صدقے"

مسلسل کہہ رہی تھی

شمسی کو آج کافی دنوں بعد اپنے گھر میں سکون کی نیند آئی تھی

"آپ قد میں ضرور گٹھے ہیں وٹو صاحب مگر میرا اسکون آپ کے ساتھ سے ہی ہے"

شمسی نے خراٹا روک کر شرما کر سوچا تھا

آج بچے بھی زیادہ پر سکون سوئے تھے۔۔۔

صبح ساس کے اٹھنے سے پہلے ہی شمسی ناشتہ بنا کر ساس کے پاس لے کر آگئی تھی

"میری شمسی۔۔۔۔تجھے بہت زیادہ مس کیا میں نے"

ساس کو جی جان سے اپنی صحت مند بہو پر پیار آیا تھا

"جانے دیں امی میں کتنا بھی آپ کا کر لوں آپ کی بہن کی بیٹی وہ پولی آپ کو مجھ سے زیادہ

عزیز ہے، ورنہ آپ مجھے کبھی بھی جانے نا دیتیں۔۔۔"

شمسی نے ناک کو رگڑ کر کہا تھا

"ایسی بات نہیں ہے شمسی۔۔۔۔۔وہ تو رائیٹر نے بس کہانی میں ٹوسٹ ڈالا تھا ورنہ میں تو بہت ہی اچھی ساس ہوں"

ننھی نے دانتوں سے عاری منہ مسکرا کر دیکھایا تھا

"اچھا امی میں ایک بات بتا رہی ہوں ہاں۔۔۔میں وٹو صاحب کو معاف کوئی نی کرنا۔۔نا ہی کوئی کام کرنا ہے ان کا"

شمسی نے دوپٹہ مروڑ کر کہا تھا اسی وقت وٹو بنیان کے ساتھ دھوتی پہنے وہاں ٹانگیں کجھاتا آیا تھا

"امی میری چارپائی اتنے دنوں سے جھڑی نہیں ہے ساری رات مجھے چیزیں کاٹتی رہی ہیں"

وٹو بول ماں کو رہا تھا مگر نظر ہنوز شمسی پر اٹکی ہوئی تھی

شمسی اپنے دو مرلے کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر کھسیانی ہنسی تھی۔۔۔

"اماں۔۔۔تو بڑی دلکش لگ رہی ہے آج"

Clubb of Quality Content

وٹو نے ماں کو جھپی ڈال کر شمسی کی طرف دیکھ کر کہا تھا شمسی کا چہرہ شرم سے براؤن ہوا تھا

"اچھا۔۔۔ تیرا ابا بھی ایسے ہی مجھے پٹا لیا کرتا تھا۔۔۔"

ننھی نے اپنا پٹارا کھولا تھا

"میں کمرے میں جارہا ہوں اماں مجھے آدھے سیکنڈ میں ناشتہ چاہیے۔۔۔ بس مجھے نہیں پتہ اماں"

وٹو فنکی موڈ میں اپنی ناراضگی کی دھمکی دے کر بولا تھا جس پر ننھی نے اس کی گردن میں جھانپڑ جڑا تھا

"ماں کو نستور جن سمجھ لیا ہے کیا؟؟؟ آدھے سیکنڈ میں تو وہ بھی ہاتھ کھڑے کر لے گا کوڈوے"

"اماں میں زیادہ جذباتی ہو گیا تھا اب بندہ جذباتی بھی نہیں ہو سکتا حد ہے ویسے اماں"

وٹو پیر پٹخ کر جاتے ہوئے دروازہ کی آگے ہوئی کنڈی میں جا بجا تھا جس سے اس کے سینے پر چوٹ لگی تھی شمسی اٹھ کر اس کی طرف بڑھی تھی اور پانچ منٹ پنتالیس سیکنڈ میں اس کے پاس پہنچی تھی

اس نے وٹو کو اٹھا کر جھلو نگی میں ڈال کر چپ کروایا تھا۔۔

وہ اب بھی اس سے بری طرح خفا تھی۔۔۔وہ بولی اب بھی نہیں تھی۔۔۔

وٹو اپنے ہاتھ ایک سینے اور دوسرا آنکھوں پر رکھ کر شمسی کو دیکھ رہا تھا شمسی نے دل ہی دل میں اپنی اہمیت پر اللہ ؐ کا شکر ادا کیا تھا

"شمسی۔۔۔ جلدی سے ہمیں ناشتہ دے دو ورنہ ہم سے برا کوئی بھی نہیں ہو گا،اور قانون نے آپ کو چاروں طرف سے جو گھیر لیا ہے میں وہ بھی بہت اچھی طرح دیکھ رہا ہوں"

"ہممممم۔۔۔"

شاہ خود کو غنڈہ سمجھ کر وٹو صاحب کو دیکھ کر قلا بازی مار کر بولا تھا

"چل پتر۔۔۔ خبردار جو تم نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش بھی کی ہو تو۔۔۔"

وٹو نے شاہ کو ڈانٹ کر کہا تھا جس پر شاہ نے وٹو کو ایک تیز جھولا دیا تھا۔۔۔

شمسی اٹھ کر شرماتے ہوئے کچن کی طرف گئی تھی جب تک سارے بچے ہاتھ منہ دھو کر چارپائی پر بیٹھتے شمسی بھی کچن میں پہنچ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

اب بچے ناشتہ کر رہے تھے وٹو دروازے میں کھڑا ایک ٹانگ ہلاتا شمسی کو تاڑ رہا تھا ننھی نے اس کو دیکھ کر آڑھے ہاتھوں لیا تھا

"چل یہ اوچھی حرکتیں چھوڑ دے وٹو۔۔۔ بچے بھی ساتھ ہی گئے تھے ان کو تو مجال ہے جو تم نے پوچھا ہو؟؟؟"

"اماں۔۔۔ شمسی کو کہو نہ۔۔۔ مجھ سے بات کرے۔۔۔"

وٹو نے ماں کی خوشامد کی تھی

"اچھا تم ایسا کرو بازار سے شمسی کے لئے کوئی تحفہ لے کر آؤ۔۔۔ ایسے نہیں بات کرنا بنتا اس کا بچو۔۔۔۔۔ آخر نوں کس کی ہے۔۔۔"

Clubb of Quality Content

ننھی نے فخر سے کہا تھا

"اماں پر کیا لاؤں؟؟؟"

"میری مانو تو پہیے لا دے۔۔ شمسی ان پر آسانی سے پورے گھر میں فراٹے بھرتی یہ شوووووں ۔۔۔وہ شووووووں کرتی پھرے گی۔۔۔وقت بھی بچ جایا کرے گا اس کا۔۔۔اور ہو سکے تو کسی ڈاکٹر کے پاس لے جا کر اس کے موٹاپے کا کوئی علاج کروا۔۔۔دیکھ تو اب تو سانڈوں میں بھی سانڈ لگنے لگی ہے"

ننھی نے مخلصانہ مشورہ دیا تھا

"اچھا اماں۔۔۔اپنی بہو کو بول مجھے ناشتہ دے"

وٹو کمرے کی طرف جا رہا تھا ننھی غصے سے بولی تھی

"جب ادھر سب کر رہے ہیں ناشتہ۔۔۔لگا ہوا ناشتہ چھوڑ کر یہ توں کمرے میں کدھر جا رہا ہے؟؟؟"

ننھی نے وٹو کے ارمانوں پر پانی کا ڈرم ڈالا تھا وہ دھوتی سنبھالتا بچوں کے ساتھ آ بیٹھا تھا۔۔۔

شمسی نے اچار کی کی ایک پھانک نکال کر وٹو کے پراٹھے پر رکھی تھی جس پر وٹو شر ما کر اتنا ٹوسٹ ہوا کہ وہ چار پائی سے نیچے لڑک گیا جب تک

وہ اوپر آتا غزلان وہ پھاڑی ہاتھ میں پکڑے چوس رہا تھا۔۔۔

وٹو نے امید بھری نظروں سے شمسی کو دیکھا تھا جو بنا اچار دیے کچن کی طرف موڑ کاٹ چکی تھی۔۔۔اب اس کا واپس آنا اتنا ہی ناممکن تھا جتنا نواز شریف کا پاکستان آنا۔۔۔۔

وٹو اب خالی پراٹھا چائے کے ساتھ کھا رہا تھا۔۔۔سب بچوں کو چھابی کپ اور پلیٹیں چاٹتا دیکھ وٹو نے آخری چانس کے طور پر کچن کا رخ کیا تھا جہاں شمسی بیٹھی برتن دھو رہی تھی۔۔۔

وہ شمسی کے کندھے پر جا کر دونوں پاؤں آگے لٹکا کر بیٹھ گیا تھا شمسی کا شر ما شر ما کر برا حال ہو رہا تھا۔۔۔

آج ہفتہ ہو گیا تھا شمسی نا ہی وٹو سے بولی نا ہی اس کے کمرے میں گئی۔۔۔

وٹو سخت پریشان تھا یہی وجہ تھی کہ اب وہ روٹین سے زیادہ قلا بازیاں مارنے لگا تھا۔۔

اس کے دوست اس کے اس بدلاؤ سے بہت تنگ تھے۔۔۔وہ بریک ٹائم میں کھانا آرڈر کرتے وٹو قلا بازیاں مار مار بار بار کھانے کی ٹیبل سے خودکشی کی کوشش کرتا۔۔

آخر انہوں نے باس سے کہہ کر اسے چند دن کی چھٹی پر بھیج دیا تھا

وٹو کی شیو کافی بڑھ چکی تھی وہ قلا بازی مار کر دروازے سے اندر آیا تھا شمسی بچوں کی چڈیاں سینے کے لئیے مشین لے کر بیٹھی تھی ننھی سلی ہوئی چڈیوں میں آلاسٹک ڈال رہی تھی۔۔۔

وٹو نے نم آنکھوں سے شمسی کو دیکھا تھا مگر شمسی نے اس کو دیکھ کر چڈی کے ناپ پر فوکس کیا تھا

"اماں یہ چڈی تو کافی بڑی نہیں کاٹ دی آپ نے؟؟؟"

شمسی نے چڈی کو ہاتھ میں پھیلا کر اس کے آڑ سے وٹو کو دیکھا تھا

"شمسی یہ اس بے وفا وٹو کی ہے"

ننھی نے بے وفا اتنا نرم کہا تھا ایک پل کو شمسی کا دل کیا وہ ننھی کے منہ میں گھس جائے

۔۔۔اور اس کو چمی کر لے۔۔۔

وٹو انچ شرٹ کے بٹن بے دردی سے کھول کر اندر آگیا تھا

شمسی نے سکھ کا سانس لیا تھا

"ہاں میں نے بھی پیار کیا ہے۔۔۔۔۔ہم یار ہیں تمہارے دلدار ہیں تمہارے ہم سے ملا کرو

۔۔۔۔ہم سے ملا کرو۔۔۔۔کوئی شکوہ اگر ہو۔۔۔۔ہم سے گلہ کرو پر تم ملا کرو۔۔۔۔

ہاں میں نے بھی پیار کیا ہے۔۔۔"

وٹو کے کمرے سے بلند آواز میں اس گانے کی آواز آئی تھی۔۔۔

وہ خود جالی دار کھڑکی میں کھڑا نم آنکھوں سے شمسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"اس کا تو آج میں سر پولا کرتی ہوں کل پہلا روزہ ہے اور اس کو دیکھو کوئی پوچھ دس نہیں کی

،کے کیا کیا لانا ہے۔۔۔۔ابھی آتی شمسی میں"

ننھی ایک سیکنڈ میں وٹو کے پاس کمرے میں گئی تھی جہاں وٹو پنکھے سے ساتھ رسی لٹکا رہا تھا

نولز کلب
Clubb of Quality Content

"وٹو۔۔۔ کوڈو۔۔۔۔ میں ہنگر لا کر کادیتی ہوں اس کے ساتھ لٹکو۔۔۔"

ننھی نے چپل اتار کر اس سے وٹو کی خوب درگت بنائی تھی۔۔

"امی آپ کیا کرنے آئی ہیں ؟؟؟ ناول ختم ہو رہا ہے مجال ہے تو کوئی ایک سین بھی میرا رومینٹک شمسی کے ساتھ ہونے دیا ہو۔۔ بس فوراً آ جاتی ہیں آپ۔۔۔۔ اپنی بہو کو بھیجیں۔۔۔ ان کا سین تھا یہ۔۔"

وٹو نے چپل ماں سے چھینتے ہوئے کہا تھا

"اچھا۔۔ وٹو۔۔ رمضان کا سودا لانے والا ہے میں لسٹ بنواتی ہوں شمسی سے پھر جا کے لے آؤ"

"عجیب قسم کی امی ہیں اپ بھی ویسے امی بیٹا تمہارا "پھاہ" لینے کی تیاری میں ہے اور تم مجھے سودے کی لسٹ مرتے مرتے بھی تھما رہی ہو۔۔۔ جیسے میں مر کے قبرستان نہیں کسی سپر سٹور جا رہا ہوں"

وٹو نے دیوداس کی طرح دھوتی ٹھیک کرتے ہوئے دکھ سے کہا تھا

"وہ تیرا ذاتی معاملہ ہے کوڈوے، رن مرید۔۔۔ چل نس"

"اگر رسی لمبی ہے تو کینچی پیٹی کے چھاڑ کے نیچے پڑی ہے۔۔۔ کل غزلان نے شاہ کا تھوڑا سا کان کاٹ دیا تھا تب سے شاہ کا زندگی کا مقصد کینچی ڈھونڈ کر اپنا بدلہ پورا کرنا ہے۔۔ بس اسی سے چھپائی ہے۔۔۔"

"جا اماں۔۔۔۔۔ جا۔۔۔۔ اس تن فٹی وٹو کو اکیلا چھوڑ دے۔۔۔"

وٹو نے ہاتھ جوڑ کر کہا تھا

"جا رہی ہوں ہنہہ۔۔۔۔"

ننھی جا چکی تھی اب وہ شمسی سے لسٹ بنوا رہی تھی

دو من آٹا

دس کلو نمک

دو من آلو

ایک من پیاز

Clubb of Quality Content

ایک من بیسن

آدھا من لال مرچ پسی ہوئی

بیس کلو ہلدی

ایک کارٹن کیچپ

اماں بس؟؟؟

شمسی نے ننھی کو فائنل چیزیں گنوائی تھیں۔۔

"ایسا کر۔۔۔ایک سالم بھینس کا گوشت اور ایک پورا پینجرہ مرغی بھی لکھ دے لگے ہاتھوں ہاتھ شمسی۔۔۔بچوں افطاری پھر رج کے کر لیا کریں گے۔۔۔"

ننھی نے گویا دادی ہونے کا فرض نبھایا تھا

"یہ۔۔۔۔۔۔لکھ دیا اماں۔۔"

شمسی نے لسٹ ننھی کو پکڑائی تھی

ننھی کمرے میں گئی جہاں سے اس کی چیخ سنائی دی تھی شمسی پریشانی میں پانچ منٹ اور بھی ایڈ کرلیتی تھی اٹھنے میں۔۔۔

اس نے کسی ہیروئن کی طرح اپنی پچاس کلو کی ٹانگ چارپائی سے نیچے رکھی تھی۔۔۔

وہ باوجود کوشش کے بھی پندرہ منٹ سے پہلے کمرے میں نہیں جا پائی تھی۔۔۔

اندر کا منظر دیکھ کر شمسی کے پیروں میں سے زمین نکلی تھی۔۔۔

وٹو رسی گلے میں ڈالے بیہوش پڑا تھا

ننھی اسے مسلسل چپیڑیں مار کر ہوش میں لانے کی کوشش کر رہی تھی

"تیرے ہوتے اماں مر لیا میں نے۔۔۔؟؟۔،رسی سے بچ گیا ہوں مگر تو نے ان تھپڑوں سے ضرور مار دینا ہے مجھے"

وٹو غصے سے اٹھ کر کمرے سے باہر آ گیا تھا

وہ جاتے جاتے روتی ہوئی شمسی کو دیکھ چکا تھا

صحن میں جاتے ہی اس کی نظر نوی پر پڑی تھی جو حسب عادت گولا گنڈہ بن کر آئی تھی

"کیا ہوا میرے وٹو جی کو؟؟؟؟ جانو نے تھانا تھایا ہے؟؟؟"

نوی کو لوہا گرم لگا تھا

"جانو تھانا تھائے یا زہر پھانک لے۔ نن اوف یور بزنس مس نوی"

وٹو نے سارا غصہ بیچاری نوی پر نکالا تھا

"تم جیسی عورتوں کی وجہ سے ہم شریف مردوں کے گھر خراب ہوتے ہیں۔۔۔۔"

وٹو نے قلا بازی مار کر کہا تھا

"جب جانتی ہو چھ چھ بچوں کا باپ ہوں پھر کیا یہاں آم لینے آتی ہو تم آخر شرم وحیا ہے کہ نہیں؟؟؟؟"

نوی کا رنگ اڑ گیا تھا

"پہلے ہی میری شمسی مجھ سے بات نہیں کر رہی اوپر سے تم پھر آ گئی؟؟؟؟"

وٹو چینختا تھا اس کی آواز پر شمسی بھی باہر آچکی تھی اسے رج کے اپنی آخری محبت وٹو پر پیار آیا تھا

نوی پیر پٹختی جا چکی تھی

وٹو اپنے کمرے میں جا چکا تھا شمسی نے ننھی کی طرف دیکھا تھا

"جا میری دھی۔۔۔میں نہیں آتی۔۔۔کر لو تسی وی بغیرتی۔۔۔۔۔،تڑوڑ دو ؤلوکاں دے ریکارڈ"

ننھی کی اس بات میں چھپی ہاں کو شمسی نے فورا سمجھ لیا تھا وہ دوسرے گیر پر اندر اپنی خاص آواز نکالتی جا رہی تھی۔۔۔

وٹو جی خوشی سے قلابازیوں پر زور دیئے ہوئے تھے اس سے پہلے کے شمسی اندر جاتی سارے بچے اسکول سے آچکے تھے ننھی نے ازلی ساس پونا نبھاتے ہوئے اس بار سارے بچوں کو اندر بھیج دیا تھا۔۔۔

اب بچے باپ کے ساتھ باندر کِلا کھیلنے کی فرمائش کر رہے تھے۔۔۔

جس پر وٹو نے شمسی کی طرف دیکھا تھا جس نے اثبات میں شرما کر سر ہلا دیا تھا۔۔۔

شمسی لسٹ میں آدھا کلو چوہا مار دوائی ایڈ کرنے باہر آئی تھی کیوں کہ ان کی دیکھا دیکھی چوہے بھی زیادہ دوائی کھانے لگے تھے۔۔۔

صبح پہلا روزہ تھا شمسی کو سحری کی تیاری بھی تو کرنی تھی وہ تین تھال آٹا گوندنے بیٹھ گئی تھی

۔۔۔

"You are my everything wto jee"

شمسی نے آہستہ سے کہہ کر حیا کے سارے رنگ سمیٹ لیے تھے۔۔۔

ختم شد۔۔۔

***********_

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/ مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842